43479 ـ جماع کیا ہے ؟

سوال

جماع کرنے کے بعد غسل کرنا واجب ہے، لیکن جماع سے کیا مراد ہے، آیا بوس و کنار کرنا جماع شمار ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہر بوس و کنار جماع شمار نہیں ہوتا، بلکہ جماع یہ ہے کہ مرد کی شرمگاہ (عضو تناسل کا اگلا حصہ) عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو جائے، اگر ایسا ہو جائے تو جماع ہو جائیگا، چاہے پورا عضو تناسل داخل نہ بھی ہو، یا عضو کا کچھ حصہ داخل کیا ہو تو اس سے جماع ہو گا، اس کی دلیل احادیث میں موجود ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے مابین بیٹھے اور پھر اس کی کوشش کرے تو غسل واجب ہو گیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (291) صحیح مسلم حدیث نمبر (525).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں کہتے ہیں:

حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ:

" پھر اس کی کوشش کرے "

یہ عورت کی شرمگاہ میں عضو داخل کرنے سے کنایہ ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے:

" جب مرد عورت کی چاروں شاخوں کے درمیان بیٹھ گیا اور ختنہ ختنے کے ساتھ مل گیا تو غسل واجب ہو گیا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (349).

مسلم کی شرح میں امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان:

" اور ختنہ ختنے سے چھو جائے تو غسل واجب ہو گیا "

علماء کرام کہتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ آپ نے اپنا عضو تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل کر لیا، اس سے مراد حقیقی چھونا اور مس کرنا نہیں، وہ اس طرح کہ عورت کا ختنہ شرمگاہ کی اوپر والی طرف ہوتا ہے، اور جماع میں عضو تناسل اسے مس نہیں کرتا.

اور علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر مرد نے اپنا عضو عورت کے ختنہ پر رکھا اور اندر داخل نہ کیا تو غسل واجب نہیں ہوگا، نہ مرد پر اور نہ ہی عورت پر، چنانچہ یہ اس پر دلالت کرتا ہے جو ہم بیان کر چکے ہیں، اور چھونے سے مراد برابری ہے، اور اسی طرح ایك روایت میں یہ درج ذیل الفاظ بیان ہوئے ہیں:

" جب دونوں ختنے مل جائیں "

یعنی دونوں برابر ہو جائیں " انتہی.

اور " المجموع " میں کہتے ہیں:

" غسل کا وجوب اور جماع کے متعلق سب احکام میں شرط یہ ہے کہ مرد کا عضو عورت کی شرمگاہ میں پورا داخل ہو جائے، اور احکام میں یہ شرط نہیں کہ کہ عضو کے اگلے حصہ میں کے ساتھ تعلق نہیں " انتہی.

دیکھیں: المجموع (2 / 150).

اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ " فتح الباری " میں کہتے ہیں:

" چھونے اور ملنے سے مراد برابر ہونا ہے، اس کی دلیل ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

" جب تجاوز کر جائے "

یہاں حقیقی مس اور چھونا مراد نہیں، کیونکہ عضو تناسل کے داخل ہونے کے وقت اس کا تصور بھی نہیں ہو سکتا " انتہی.

اور شوکانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ایك حدیث میں " المحاذاۃ " یعنی برابر کے الفاظ وارد ہیں، اور ایك میں " الملاقاۃ " اور ایك میں " الملامسۃ " اور ایك میں

الالصاق " كے الفاظ ہيں، اور ملاقات سے برابر ہونا مراد ہے" انتہى.

اور قاضى ابو بكر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" جب غضو تناسل كا اگلا حصہ عورت كى شرمگاہ ميں چلا جائے تو ملاقات ہو گئى " انتہى.

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" يہ تو معلوم ہى ہے كہ ختنہ عضو تناسل كے اگلے حصہ ميں ہوتا ہے، چنانچہ اگر ايسا ہى ہے تو پھر عورت كے ختنہ والى جگہ سے اس وقت تك نہيں چھو سكتا جب تك عضو تناسل كا اگلا حصہ اندر داخل نہ ہو، اس ليے ہم نے جماع ميں غسل واجب ہونے كے ليے شرط يہ لگائى ہے كہ: عضو تناسل كا اگلا حصہ يعنى سر شرمگاہ ميں غائب ہو جائے.

اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہم كى حديث ميں يہ الفاظ ہيں:

" جب دونوں ختنے مل جائيں، اور عضو تناسل كا سر چھپ جائے تو غسل واجب ہو گيا " انتہى.

سنن ابن ماجہ حديث نمبر (611) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے اسے صحيح ابن ماجہ ميں صحيح قرار ديا ہے.

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (11 / 323).

اس بنا پر ختنہ كا ختنے سے ملنا" اور " دونوں ختنوں كا آپس ميں ملنا " سے مراد مرد كے ختنہ كى جگہ كا عورت كے ختنہ كى جگہ كے برابر ہونا ہے، اور يہ اس وقت ہوگا جب عضو تناسل كا مكمل سر عورت كى شرمگاہ ميں چھپ جائے، اور جب عورت كى شرمگاہ ميں عضو تناسل كا سر غائب ہو جائے تو جماع ہے، اس سے غسل واجب ہو جائيگا، چاہے انزال ہو يا نہ ہو.

واللہ اعلم .